باسمہ تعالیٰ شانہ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

شائع کردہ

مکتبہ دینیہ دیوبند

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

یعنی

قطب الارشاد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحافظ الحاج السید حسین احمد صاحب مدنی
قدس اللہ سرہٗ العزیز (سابق صدر جمعیۃ علماء ہند و شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند) کے اُن
خطوط کا مجموعہ جو اُنھوں نے اپنے دوستوں، عزیزوں اور ارادتمندوں کو لکھے جن میں مذہبی، علمی،
فقہی، ملکی، سیاسی خیالات و افکار اور مسائل کا بڑا عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

ناشر

مکتبہ دینیہ دیوبند ضلع سہارن پور

مطبوعہ
الجمعیۃ پریس
دہلی

قیمت:
غیر مجلد چھ روپے
مجلد: سات روپے

مکتوب نمبر ۱۱۹

جناب حافظ ریاض احمد صاحب قاسمی میراج تکیہ سادھواں اندرون موچی دروازہ لاہور کے نام

محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امورِ مسئولہ عنہا کا جواب ذیل ہے۔

(۱) بیشک کتاب الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب میری ہی پہلی تصنیف ہے جو کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے (حسام الحرمین کے) خلاف میں لکھی گئی تھی، وہابیوں کا تذکرہ اس میں ضمناً آیا ہے، جس سے مقصود یہ ہے کہ ہمارے اسلاف افراط و تفریط دونوں سے علیحدہ ہیں، ان کا مسلک معتدل اور بین بین ہے اور اہلِ سنت والجماعت اسلاف کرام کے سچے متبع ہیں۔

(حاشیہ مکتوب نمبر ۱۱۹) بخدمت حضرت شیخ الحدیث مولانا سیدنا سید حسین احمد مدنی مدظلہ العالی ....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) کیا کتاب الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب وہابیوں اور بریلویوں کے خلاف آپکی ہی تصنیف ہے۔؟

(۲) اب بھی آپ وہی مسلک کہتے ہیں یا اس سے رجوع فرمایا ہے، جس مسلک کا آپنے اپنی اس کتاب میں اظہار کیا ہے اور محمد بن عبدالوہاب مرحوم کو آپ خارجی ہی تصور کرتے ہیں، یا متبع سنت عالم جیسا کہ آپ کے پیر مرشد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رشیدیہ میں تحریر فرمایا ہے؟

(۳) کیا یہ درست ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے حضرت شیخ الہند مولانا و مقتدانا محمود حسن قدس سرہ العزیز کو مالٹا میں قید کروایا تھا، ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولانا تھانوی ؒ نے حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کے خلاف گورنمنٹ کے ہاں مخبری کی تھی، اور مولانا تھانوی سی۔ آئی۔ ڈی کا کام کرتے تھے، اور مشرکانہ عقائد رکھتے تھے، کیونکہ پیری مریدی کرتے تھے۔ (۴) نیز وہی صاحب

"سب سے اخیر بحث یہ ہے، کہ مسلم لیگ کا نظام ترکیبی کیا ہے، اور کیا وہ قیامت تک قومت ہو سکتا ہے، پہلا سوال یہ ہے کہ کیا مسلم لیگ اس خصوصیت کو چھوڑ دے گی کہ اسکو سب سے پہلے دولت وجاہ کی تلاش ہے، اور اس کو اپنے صدر انجمن کے لئے نیابت صدر کے لئے، سکریٹری شپ کے لئے، ارکان کے لئے، اضلاع کے عہدہ داروں کے لئے، وہ مہرے مطلوب ہیں جن پر طلائی رنگ ہو، لیکن پولیٹیکل بساط میں ان مہروں کی کیا قدر ہے، کیا ایک معزز رئیس ایک بڑا زمیندار، ایک حاکم ایک دولت مند اپنی فرضی آبرو کو نقصان پہونچانا گوارا کر سکتا ہے، ہندوؤں کے پاس زمینداری، دولت، خطاب کی کمی نہیں، لیکن کیا انہوں نے تیس برس کی وسیع مدت میں کسی بڑے زمیندار یا تعلقہ دار کو پریسیڈنٹی کا صدر نشین کیا؟ کیا ان کے پریسیڈنٹوں میں کسی کا سر خطاب کے تاج سے آراستہ ہے۔ (حیات شبلی ص ۶۱۹)

ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"اس بنا پر پالٹیکس کی بحث میں سب سے بڑا اور مقدم کام یہ ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ مسلم لیگ نہ آج بلکہ ہزاروں برس کے بعد بھی پالٹیکس نہیں بن سکتی، مسلم لیگ کیونکر قائم ہوئی؟ کب قائم ہوئی، اور کس نے قائم کیا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ دعی (بقول سر سید مرحوم) خود دل سے اٹھی تھی یا کوئی فرشتہ اوپر سے لایا تھا،"

(حیات شبلی ص ۶۱۸)

ان مختلف اقتباسات سے جو کہ مولانا شبلی مرحوم کے ان مضامین سے جن کو انہوں نے اخبار مسلم گزٹ سنہ ۱۹۱۲ء میں شایع فرمائے تھے، اور ان مضامین کے چیدہ چیدہ کلمات (حیات شبلی) میں مندرج ہیں، پوری حقیقت اجمالی طور پر سمجھ میں آگئی ہوگی، اور اگر آپ کو اس کی زیادہ واضح تفصیل کی ضرورت ہے تو روشن مستقبل ص ۳۱۳ سے سلسلہ مضامین کا مطالعہ فرمالیں، نیز نواب وقار الملک مرحوم اولین سکریٹری مسلم لیگ کے خطبہ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء سے

معلوم کیجئے، نواب وقار الملک صاحب فرماتے ہیں۔

" ہماری تعداد بہ مقابلہ دوسری قوموں کے ہندوستان میں ایک خمس ہے، اب اگر کسی وقت ہندوستان میں خدانخواستہ انگریزی حکومت نہ رہے تو ہمیں ہندؤں کا محکوم ہو کر رہنا پڑے گا، اور ہماری جان، ہمارا مال، ہماری آبرو، ہمارا مذہب سب خطرہ میں ہوگا، اور اگر کوئی تدبیر ان خطروں سے محفوظ رہنے کی ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، تو وہ یہی ہے کہ انگریزی حکومت ہندوستان میں قائم رہے ہمارے حقوق کی حفاظت تب ہی ہو سکتی ہے، جبکہ ہم گورنمنٹ کی حفاظت پر کمربستہ رہیں، ہمارا وجود اور گورنمنٹ کا وجود لازم و ملزوم ہیں، انگریزوں کے بغیر ہم اس قدر آسودگی کے ساتھ نہیں رہ سکتے، اگر مسلمان دل سے انگریزوں کیساتھ ہیں تو انھیں ہندوستان سے کوئی نہیں نکال سکتا، ان کو اس عمدہ خیال کی تلقین کیجائیگی کہ وہ اپنے تئیں مثل ایک فوج کے تصور کریں، اور تاج برطانیہ کی حمایت میں اپنی جانیں قربان کریں اور اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہیں، اور گورنمنٹ سے اپنے حقوق نہایت ادب اور متانت سے طلب کریں، نہ کہ اس طریقہ سے جس پر ہمارے ابنائے وطن کا عمل ہے، اور اس سے میری مراد ایجی ٹیشن کا طریقہ ہے، پس ہمارے دل میں ہر وقت یہی ایک خیال موجزن رہتا ہے کہ اس سلطنت کی حمایت کرنا تمہارا قومی فرض ہے، تم اپنے تئیں انگریزی فوج کے سولجر خیال کرو، تم تصور کرو کہ انگریزی پرچم تمہارے سر پر لہرا رہا ہے، تم یقین کرو کہ تمہاری یہ دوڑ دھوپ کہ تم ایک دن فوج برطانیہ پر (اگر اس کی ضرورت ہو) اپنی جانیں نثار کردو، اور انگریزی سپاہیوں کے ساتھ ملکر اس سلطنت کے مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ کٹ کٹا کر لڑو، اگر یہ خیال تم نے ذہن نشین رکھا تو مجھ کو امید ہے کہ تم اپنی قوم کے لئے باعث فخر ہو گے، اور آیندہ نسلیں تمہاری شکر گذار ہوں گی، اور تمہارا نام

ہندوستان کی انگریزی حکومت کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

(روشن مستقبل ص ۳۳۰ ماخوذ از وقار الملک کی اسپیچ مسلمانان ہند کے پالٹیکس پر ۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو مدرسۃ العلوم علی گڈھ میں طالب علم کے روبرو کیگئی۔

محترم المقام! مذکورہ بالا اقتباسات صحیحہ سے لیگ کے اصلی معنی آپ کی سمجھ میں آگئے ہوں گے، بقول مولانا شبلی مرحوم وہی روح لیگ میں آج بھی کام کر رہی ہے جو ابتداً میں تھی، یعنی برطانیہ کی امداد کرنا ان کو اپنے لئے مدار زندگی سمجھنا اور اپنے جان و مال عزت کی انگریزی راج کی ہندوستان میں بقا کے لئے قربانی کرنا اور اسی کی تلقین مسلمانوں میں کرنا اور ہندوؤں کو عظیم الشان دشمن اور ان کی حکومت کو انتہائی مضر و مہلک سمجھنا اور ان سے ہر وقت ڈرانا، اور کانگریس سے جو کہ ملکی اور سیاسی جماعت ہے ہر طرح باز رکھنا وغیرہ، آپ آج بھی "قائد اعظم" کے خطبات اور لیگ کے کارکنوں کے خطبات لیگی پریس کے مضامین "ڈان" اور "منشور" کے روزانہ آرٹیکلوں کو ملاحظہ کریں اور اسی روح اور حقیقت کا مشاہدہ کریں (زمیندار ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۸ کالم ا کو دیکھئے فرماتے ہیں۔

"ہم اعلان کرتے ہیں کہ مسلمانان ہند اسلامی قومیت کا ہی حصہ نہیں ہم ببانگ دہل کہتے ہیں کہ ہم اسی ملتِ عظیم کا ایک جز ہیں، جو بحرِ اوقیانوس سے بحر الکاہل تک پھیلی ہوئی ہے، ترکی بھی اسی ملت کا ایک حصہ ہے، افغانستان اور عراق بھی ہمیں خوشی ہے کہ اس جنگ میں یہ طاقتیں برطانیہ کے ساتھ ہیں اور ہم ہند کی مسلمان بھی (خواہ ماضی میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ رہا ہو) انگریزوں کے ساتھ اور اس وقت بھی ہم تمھاری امداد کرنا چاہتے ہیں۔

اس سے پہلے ص ۷ کالم ۸ میں فرما چکے ہیں،

"مسلم لیگ ایسے وقت میں برطانیہ کو پریشان کرنا نہیں چاہتی، جب کہ وہ زندگی